روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 22 اگست 2002ء 12 جمادی الثانی 1423 ہجری - 22 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 190

## تکبر یہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

تکبر یہ ہے کہ آدمی حق کا انکار کرے اور دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر حدیث نمبر 131)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو(-)

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خداتعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 402)

## انفارمیشن سیل نظارت تعلیم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک انفارمیشن سیل قائم ہے۔ جہاں پر اندرون ملک اور بیرون ملک اچھے تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیز کے Prospectus بغرض راہنمائی رکھے گئے ہیں۔ ہر ماہ بیسیوں طلباء و طالبات بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ اس انفارمیشن سیل سے مستفید ہو رہے ہیں وہ تمام طلباء و طالبات جن کو مزید تعلیم کیلئے Subjects کے انتخاب یا تعلیمی ادارہ کے انتخاب میں یا کسی بھی تعلیمی راہنمائی کی ضرورت ہو تو فوری نظارت تعلیم کے انفارمیشن سیل سے رابطہ کریں ہر ممکنہ راہنمائی کی جائے گی۔ بہتر ہوگا کہ بالمشافہ ملاقات سے راہنمائی حاصل کی جائے تاہم بذریعہ ڈاک بھی آپ مطلوبہ راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے مناسب یہی ہوگا کہ طالب علم / طالبہ گزشتہ پاس کردہ امتحان کی Marks Sheet کی نقل اور اپنی پسندیدہ فیلڈز کا ذکر ضرور کریں۔ یہ سہولت طلباء و طالبات کیلئے فراہم کی گئی ہے اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے۔ (نظارت تعلیم)

## ماہر امراض جلد کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ ماہر امراض جلد مورخہ یکم ستمبر 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گی۔ یہ سہولت خصوصاً خواتین کیلئے ہے لیکن مرد حضرات بھی ان کے مشورہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ضرورت مند احباب و خواتین پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## گلشن احمد نرسری میں موجود سہولت

1- گھروں میں خوبصورت لان بنانے کیلئے بہترین قسم کا گھاس اور خوبصورت پودے۔
2- گھروں میں لان میں کام کرنے کیلئے تجربہ کار مالی
3- کمروں میں مکھی مچھر اور کیڑے مکوڑے کے خاتمہ کیلئے
4- پودوں میں ڈالنے کیلئے دیمک کی دوائی۔ ان تمام امور کیلئے گلشن احمد نرسری 213306 سے رابطہ کریں۔ (انچارج گلشن احمد نرسری)

# تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

## دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

## 1924ء ③

23 ستمبر — ویمبلے کانفرنس میں حضور کا مضمون حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھ کر سنایا جسے بے پناہ مقبولیت نصیب ہوئی۔

26 ستمبر — ڈچ ہال لندن میں حضور کا خطاب

28 ستمبر — سیرۃ النبیؐ پر حضور کا مضمون لندن فیلڈ میں پڑھا گیا۔

2 اکتوبر — حضور خلیج میونس پہنچے اور "ولیم دی کنکرر" والی خواب ظاہری شکل میں پوری کی۔

3 اکتوبر — کانفرنس مذاہب عالم کے آخری اجلاس سے حضور کا خطاب۔ شام کو ریویو آف ریلیجنز لندن سے متعلق مجلس شوریٰ منعقد فرمائی۔

7 اکتوبر — حضور نے لندن میں دار الامراء کا اجلاس دیکھا۔

9,8 راکتوبر — حضور دار العوام کے اجلاس دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے۔

15 اکتوبر — حضور نے اورینٹیل سکول آف سٹڈیز کا دورہ کیا۔

19 اکتوبر — حضور نے بیت الفضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا (20 ربیع الاول 1343ھ) 200 سے زیادہ معزز مہمان اس میں شامل ہوئے۔

25 اکتوبر — حضور نے واٹرلو سٹیشن سے واپسی کے سفر کا آغاز کیا۔

26 اکتوبر — اس ماہ کے آخر پر حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب نے تہران میں احمدیہ مرکز قائم کیا۔

26 اکتوبر — حضور کی فرانس میں آمد۔

2 نومبر — حضور کا وینس سے بحری جہاز پر سفر کا آغاز۔

18 نومبر — حضور کی بمبئی آمد۔

20 نومبر — بمبئی سے بذریعہ ریل آگرہ کے لئے روانگی۔

21 نومبر — حضور کی آگرہ آمد۔ تاج محل بھی دیکھا۔

22 نومبر — حضور نے ملکانہ تبلیغ کا مرکز سانڈھن دیکھا۔ رات کو دہلی پہنچے۔

23 نومبر — حضور کی دہلی سے روانگی۔ رات بٹالہ آمد

24 نومبر — بٹالہ سے بذریعہ کار حضور کی قادیان آمد۔

8 دسمبر — حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مشہد سے بخارا کے لئے روانہ ہوئے۔ ڈیڑھ دن کے بعد روسی ترکستان میں داخل ہوئے مگر ارتھک ریلوے سٹیشن سے بخارا کا ٹکٹ لیتے ہوئے جاسوسی کے شبہ میں گرفتار کر لئے گئے۔ اور بہت سخت اذیتوں کا شکار ہوئے۔

10 دسمبر — حضور کی اہلیہ حضرت امۃ الحئی صاحبہ بنت خلیفۃ المسیح الاول کا انتقال ہوا۔

26 تا 28 دسمبر — سالانہ جلسہ بیت نور کی بجائے ہائی سکول کی گراؤنڈ میں منعقد ہونا شروع ہوا۔ حاضری 15 ہزار تھی 27 دسمبر کو حضور نے "بہائی ازم کی تاریخ و عقائد" اور 28 دسمبر کو "ارتداد کی سزا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ 28 دسمبر کی صبح حضور نے خواتین سے بھی خطاب فرمایا

### متفرق

— حضور نے امیر امان اللہ والی افغانستان پر اتمام حجت کے لئے دعوۃ الامیر شائع فرمائی جس کا فارسی ترجمہ حضرت حکیم مولانا عبید اللہ صاحب بسمل نے فرمایا۔

— احمدیہ بیت الذکر لاہور کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

— حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مولوی فاضل میں یونیورسٹی بھر میں اول آئے اور حضور کے ارشاد پر مبلغین کلاس میں داخلہ لیا۔

— سیرۃ المہدی جلد دوم کی اشاعت۔

# آکو پنکچر اور خارش پر ہومیو نشست

مورخہ 8 راگست 2002ء کو احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام 2 بجے دوپہر دار الضیافت میں ہومیو پیتھک علمی نشست منعقد ہوئی۔ جس میں آکو پنکچر طریقہ علاج اور خارش کا تعارف پیش کیا گیا۔ مکرم ناصر احمد صدیقی صاحب صدر ایسوسی ایشن نے صدارت کی پہلے مکرم فواد احمد راٹھر صاحب آکو پنکچرسٹ نے آکو پنکچر کا پس منظر، ترویج، اثرات اور فوائد بیان کئے۔ انہوں نے بتایا کہ آکو پنکچر دنیا کا قدیم ترین مشرقی طریقہ علاج ہے جو چین میں ساڑھے چار ہزار سال سے رائج ہے۔ آکو پنکچر لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ آکس کے معنی سوئی اور پنکچر کے معنی چھیدنے کے ہوتے ہیں۔ پتھر کے زمانے کے چینی لوگ تیز اور نوکیلے پتھروں اور ہڈیوں کے ٹکڑے استعمال کرتے تھے جنہیں پین (Pan) کہا جاتا تھا۔ ارتقاء کے ساتھ ساتھ بانس کی سلائیاں اور دھات کی دریافت کے بعد لوہے کی اور بعد میں سونے چاندی کی سلائیاں استعمال ہونے لگیں۔ اور آج کے دور میں اسٹین لیس سٹیل کی پنکچر نیڈلز استعمال ہو رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ سوئیاں ڈسپوزایبل ہوتی ہیں جس سے ہیپاٹائٹس کا احتمال نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے علاج میں آکو پنکچر بہترین معاون ہے۔ آکو پنکچر کے علاج سے گھبراہٹ، بے چینی، متلی اور قبض وغیرہ، ہیپاٹائٹس کی وجہ سے ہو 80 فیصد ٹھیک ہو جاتی ہے۔ یہ علاج 43 بیماریوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ آکو پنکچر کے مخصوص پوائنٹ پر سوئی چھونے سے اعصابی نظام کی رگوں اور ہارمونز کو تحریک ملتی ہے جس کے باعث خون میں کیمیاوی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ یہ طریقہ علاج بہترین دافع درد بھی ہے۔ آکو پنکچر سے فالج کے زیر اثر عضلات کو دوبارہ متحرک کر کے کام کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ آکو پنکچر سے بیماری کے خلاف جسم کی قوت مدافعت میں اضافہ اور انفکشن کو ختم کرنا ممکن ہے اس اہم طریقہ علاج کے فروغ کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ اس کو دنیا کے بیشتر ممالک میں سرکاری سرپرستی حاصل ہے اور چین کے علاوہ جاپان، روس، جرمنی، سری لنکا، سوئٹزر لینڈ، ارجنٹائن، امریکہ، فرانس اور برطانیہ وغیرہ میں مختلف ادارے آکو پنکچر کی ترقی اور فروغ کے لئے کوشاں ہیں۔ پاکستان میں بھی یہ طریقہ علاج اب کافی مقبول ہو رہا ہے۔

مکرم ہومیو ڈاکٹر عبدالباسط صاحب نے اپنی ہومیو پیتھک پریکٹس کے دوران شفاء پانے والے دو مریضوں کا ذکر کیا اور جو انہوں نے نسخہ جات استعمال کئے ان کی کامیابی اور فوائد بیان کئے۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے مریض کے خون میں پس موجود تھی، ٹانگوں میں سوجن اور کمر میں درد کی بھی تکلیف تھی۔ خون ٹسٹ کروانے سے ان بیماریوں کی تصدیق ہوئی۔ بہت جگہوں سے علاج کروانے کے بعد بھی افاقہ نہیں ہو رہا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ جب ہومیو پیتھی نسخہ استعمال کیا گیا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ آرام آنا شروع ہو گیا انہوں نے دوسرے مریض کا ذکر کیا جس کو خارش کا مرض تھا اس کو بھی خدا تعالیٰ نے ہومیو پیتھی دوائی سے ہی شفا عطا فرمائی۔

مکرم ڈاکٹر مبین الحق خاں صاحب ماہر امراض جلد نے اس علمی نشست میں خارش کی بیماری کا تعارف، وجوہات اور اقسام وغیرہ اختصار کے ساتھ بیان کیں۔ انہوں نے بتایا کہ خارش کی مختلف وجوہات اور اقسام ہوتی ہیں۔ ان میں گرمی دانے، چکن پاکس، چنبل، اگزیما وغیرہ شامل ہیں جن سے خارش شروع ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ عام انفکشن سے بھی خارش ہو جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گردے کی کارکردگی میں فرق پڑنے سے بھی خارش شروع ہو جاتی ہے بعض اقسام کے کینسر میں بھی خارش کے اثرات پائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نفسیاتی بیماری کی وجہ سے بھی خارش ہو جاتی ہے۔ جگر کی مرض بھی اس کی وجہ بن سکتی ہے۔ جلد کی حالت کے بدلنے سے بھی خارش کا مرض ہوتا ہے مثلاً خشکی اور بار بار نہانے کی وجہ سے۔ بڑی عمر میں پانی کی مقدار کم ہونے کی وجہ سے جلد خشک ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خارش ہو سکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خارش کی ان تمام علامات اور اقسام کا تعلق مختلف بیماریوں سے ہوتا ہے۔ ان بیماریوں کے علاج سے خارش میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ خارش بذات خود کوئی مرض نہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے مختصر لیکچر میں خارش سے

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

# پاکستان کا ایک نادر روزگار شخص

**ایک نامور صحافی کا حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کو زبردست خراج تحسین اور 1996ء میں آپ سے ایک تاریخی انٹرویو**

**بچھڑ گیا تو کھلیں اس کی عظمتیں کیا کیا — اسے نہ جان سکے جب وہ درمیان میں تھا**

قسط اول

مملکت خداداد پاکستان کی جن مایہ ناز ہستیوں نے اپنی فقید المثال صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اپنے وطن عزیز کے نام کو بین الاقوامی سطح پر روشن کیا ان میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب صدر یو این او، عالمی شہرت کے حامل نوبیل پرائز یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سابق ایگزیکٹو ڈائریکٹر ورلڈ بنک (امریکہ) کا مقام سب سے نمایاں، ممتاز اور منفرد ہے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

## ایک بے نظیر نافع الناس وجود

حضرت صاحبزادہ صاحب (ولادت 28 فروری 1913ء۔ وفات 23 جولائی 2002ء) کو جناب الٰہی نے جمعۃ المبارک کو خلعت وجود بخشا اور خدا کے فضل وکرم سے آپ کی پوری زندگی اس مبارک دن کی برکتوں سے معمور رہی۔ آپ کی پیدائش پر سلسلہ احمدیہ کے مرکزی ترجمان اخبار ''الحکم'' (قادیان) نے شمارہ 7 مارچ 1913ء صفحہ 11 پر ''مبارک'' کے زیر عنوان ایک روح پرور نوٹ سپرد اشاعت کیا اور دعا کی:۔

''اے خدا، اے رب السماء، اس مولود کو نافع الناس اور باپ اور دادا...... کی طرح رحیم اور کریم انسان بنانا۔ والدین کے لئے قرۃ العین ہو دین کا خادم...... اے مالک السماء اس کو متقیوں کے لئے امام بنانا اس کو آسمانی بادشاہت کے تخت پر بٹھانا''

الحمد للہ رب العرش نے یہ سب دعائیں اس شان وشوکت سے قبول فرمائیں کہ ایک عالم انگشت بدنداں ہے خصوصاً آپ نے نافع الناس اور بابرکت وجود کی حیثیت سے جو مہتم بالشان خدمات انجام دیں وہ تاریخ پاکستان کا ایک سنہری باب ہیں یہ الگ امر ہے جیسا کہ لاہور کے اخبار ''چٹان'' 24 دسمبر 1961ء نے اپنے اداریہ میں نہایت درد بھرے الفاظ میں اس حقیقت سے پردہ اٹھایا تھا کہ:۔

''رئیس المتغزلین مولانا حسرت موہانی کا قول ہے مسلمان قومی خدمات کی سزا دے سکتے ہیں جزاء اللہ کے پاس ہے''

علامہ اقبال کا فرمودہ ہے:

روزمرہ کی سیاست میں مسلمانوں کے خدمت گزار عموماً ان کے قہر وغضب کے شکار ہو جاتے ہیں''

## ایک نامور اہل قلم کی ملاقات

## اور تاریخی انٹرویو

خدا تعالیٰ جزائے عظیم بخشے۔ ملک کے نامور اہل قلم، نڈر صحافی اور روشن خیال دانشور جناب تنویر قیصر شاہد صاحب کو جو آج سے چھ برس پیشتر اپریل 1996ء میں پاکستان سے امریکی ریاست ورجینا کے پرفضا مقام پوٹامک میں تشریف لے گئے اور حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم، ایم، احمد) سے شرف ملاقات حاصل کیا اور پھر آپ سے اہم معلومات سے لبریز ایک تاریخی انٹرویو لیا۔ اس موقع پر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم انچارج احمدیہ مشن امریکہ بھی موجود تھے۔

جناب تنویر قیصر شاہد صاحب نے کمال دیانت داری اور تکنیکی مہارت اور چابکدستی سے پورا انٹرویو صفحہ قرطاس کی زینت کیا یہ قیمتی دستاویز مئی 1998ء میں دینا پبلشرز ٹمپل روڈ لاہور کی مساعی جمیلہ سے منظر عام پر آئی جس کا نام ہے:۔

''ایم، ایم، احمد کے انکشافات
An Interview with History''

یہ کتاب جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی نہایت پرکشش اور جاذب نظر تصاویر کا مرقع ہے 100 صفحات پر مشتمل ہے۔ فاضل مرتب ومولف نے انتساب کے بعد آپ کی دلآویز تصویر کے نیچے درج ذیل الفاظ سپرد قلم کئے ہیں:۔

''ایم، ایم، احمد یعنی میاں مظفر احمد صاحب...... پاکستان کا ایک نادر روزگار شخص! جنہوں نے پہلی بار لب کشائی کی ہے تو مملکت خداداد کے سیاسی اقتصادی اور سماجی موسموں کے لاتعداد پست وبلند مناظر کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ یادوں اور یادداشتوں کا اندوختہ۔ ہمارے ماضی قریب کی ایک حیرت خیز داستان''

## زبردست خراج تحسین

اس اجمالی مگر اثر انگیز تعارف کے بعد جناب تنویر قیصر صاحب نے دیباچہ میں آپ کی مثالی ملکی وقومی وملی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ولولہ انگیز الفاظ میں آپ کو زبردست خراج تحسین ادا کیا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

**لاریب جناب ایم ایم احمد پاکستان کی مستحکم اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بیوروکریسی کے انتہائی اہم اور وقیع رکن بلکہ رکن رکین رہے ہیں۔ ان کا سینہ بیش بہا سیاسی یادوں اور واقعات کا خزینہ اور دفینہ ہے۔ وہ ان گنت واقعات کے عینی شاہد ہیں۔ ان کی ذات اور شخصیت کے کئی پہلو ہیں..........**

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو لوگ سول سروس کے لئے منتخب کئے جاتے تھے، وہ لیاقت وصلاحیت کے اعتبار سے اپنی مثال آپ تھے۔ یہ سول سروس برطانیہ اور ہندوستان کے بہترین دماغوں پر مشتمل تھی۔ آزادی کے بعد سول سروس کا یہی ڈھانچہ پاکستان کو ورثے میں ملا۔ جو آئی سی ایس افسر پاکستان کے حصے میں آئے، وہ کچھ زیادہ تعداد میں نہیں تھے۔ چونکہ ایڈمنسٹریشن کا برا بھلا تجربہ صرف انہیں کو تھا، اس لئے نئی حکومت اور نئی مملکت پر یہ افسر چھا گئے۔

سابق آئی سی ایس جناب ایم ایم احمد کا شمار مملکت خداداد کے ایسے ہی بڑے دماغوں اور اعلیٰ منتظموں میں ہوتا تھا۔ ممکن ہے بعض لوگ ان کے نظریات سے اختلاف کریں مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے پاکستان کی انتظامی اور مالی تشکیل اور استحکام میں نمایاں کردار ادا کیا۔ وہ مختلف اوقات میں پاکستان کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز رہے۔ مرکزی سیکرٹری خزانہ رہے۔ محکمہ بحالیات کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں رہیں۔ پلاننگ کمیشن ایسے انتہائی مشکل اور حساس شعبے کی سربراہی پر وہ فائز رہے۔ انہوں نے سکندر مرزا، ایوب خان، یحییٰ خان اور زیڈ اے بھٹو کی حکومتوں میں بھرپور طریقے سے متعینہ فرائض کی ادائیگی کی۔ ان حکمرانوں کے ذاتی اور سرکاری کردار کا انتہائی قریب سے مشاہدہ کیا۔ وہ مشرقی پاکستان کے بنگلہ دیش بننے کے آخری لمحات کے نہ صرف عینی شاہد ہیں بلکہ وہ بنفس نفیس ان اہم ترین اور حساس مذاکرات میں شامل رہے جب مشرقی پاکستان کے مقدر کا فیصلہ ہو رہا تھا۔ بھٹو سے شیخ مجیب الرحمٰن اور تاج الدین ایسے اہم مشرقی پاکستانی سیاستدانوں کی گفتگوؤں کے وہ امین ہیں۔ ورلڈ بینک ایسے بین الاقوامی شہرت یافتہ مالیاتی ادارے میں بھی وہ طویل عرصہ تک فرائض انجام دیتے رہے۔ پاکستان کی طاقتور اور کہنہ مشق بیوروکریسی کا ایک معروف ترین نام غلام اسحٰق خان صاحب کا ہے جو ترقی کے مدارج طے کرتے ہوئے آخرکار پاکستان کے صدر بن گئے۔ جناب اسحٰق، ایم ایم احمد صاحب کے نہ صرف معاصرین میں شامل رہے ہیں بلکہ ان کے قریبی دوست بھی تھے۔ قدرت اللہ شہاب اور الطاف گوہر ایسے بیوروکریٹ بھی ان کے ساتھی رہے ہیں۔ جنرل ضیاء الحق دور کے وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق اور آج کے وفاقی وزیر خزانہ جناب سرتاج عزیز ماضی میں جناب ایم ایم احمد کے

"نائبین ہوا کرتے تھے" (صفحہ 8 تا 10)

## تاریخی انٹرویو کا ابتدائی حصہ

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا شاہکار انٹرویو کتاب کے 97 صفحات پر محیط ہے جس کا لفظ لفظ قابل دید اور لائق مطالعہ ہے۔ بطور نمونہ اس کا ابتدائی حصہ (از صفحہ 16 تا 32) قارئین الفضل کے اضافہ معلومات کے لئے ذیل میں پیش خدمت کیا جارہا ہے جس سے نہ صرف حضرت صاحبزادہ صاحب کے اخلاق، دینی اور روحانی خدوخال کا ایک تصور نمایاں طور پر ابھرتا ہے بلکہ آپ کے نافع الناس اور پیکر خدمت ہونے کے کئی واقعاتی پہلوؤں پر بھی تیز روشنی پڑتی ہے اور یہ حقیقت مہنیمروز کی طرح سامنے آتی ہے کہ آپ نے ہندو نواز انگریز افسروں کی مزاحمت بلکہ کھلی مخالفت کے باوجود ہمیشہ مظلوم مسلمانوں سے بے مثال محبت اور شفقت کا سلوک کیا، ان کی خدمت کا کوئی موقع اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر مرحلہ پر حب الوطنی کی قابل رشک ولائق تقلید مثالیں قائم کر دکھائیں جو آئندہ نسلوں کے لئے مینارہ نور اور مشعل راہ ثابت ہوں گی۔

اب جناب تنویر قیصر شاہد صاحب کے قلم سے انٹرویو کا ابتدائی حصہ مطالعہ فرمائیے فرماتے ہیں:

"اپنے مولد، والدین اور ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے جناب ایم ایم احمد نے بتایا: "میری پیدائش 28 فروری 1913ء کو قادیان (بھارتی صوبہ پنجاب کا ایک معروف قصبہ) میں ہوئی۔ میرے والد گرامی کا نام حضرت مرزا بشیر احمد تھا اور والدہ کا نام سرور سلطان۔ میرے والد مسیح موعود (۔) کے مجھلے بیٹے تھے۔ وہ "دین" کے اولین لوگوں میں شامل تھے۔ دراصل ہم لوگ معاشی اعتبار سے زمیندار فیملی سے تعلق رکھتے تھے مگر اس کے باوجود میرے والد صاحب نے اپنی ساری زندگی جماعتی کاموں کے لئے، (دین) کی خدمت کیلئے وقف کر دی تھی۔ وہ زیادہ تر کام وہیں قادیان ہی میں کرتے تھے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھیں جو زیادہ تر (دین) اور (دینی) تاریخ پر مبنی تھیں۔ ان کی ایک معروف تصنیف "سیرت خاتم النبیین" ہے۔ اپنے اسلوب، تحقیقی معیار اور عقیدے کے اعتبار سے یہ اتنی بلند پایہ کتاب ہے کہ جب یہ شائع ہو کر اول اول منصۂ شہود پر آئی تو ڈاکٹر علامہ اقبال اور سید سلیمان ندوی ایسے صاحبان علم وفضل نے اس کی زبردست تحسین کی اور اس پر شاندار ریویو کئے۔

"قادیان میں جماعت کے زیر انتظام ایک ہائی سکول چل رہا تھا جو اردگرد کے علاقوں میں "تعلیم الاسلام ہائی اسکول" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اسی ہائی اسکول سے میں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا جب کہ میرا بچپن بھی زیادہ تر قادیان ہی میں گزرا ہے۔ میٹرک کرنے کے بعد کالج کی تعلیم حاصل کرنے کا مرحلہ آیا تو میں نے والد گرامی کی تجویز پر گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لے لیا جو اس زمانے میں برصغیر کے نامور اور اعلیٰ معیار کے تعلیمی اداروں میں سرفہرست گردانا جاتا تھا۔ میں 1929ء میں اس کالج میں داخل ہوا تھا۔ تقریباً چھ سال اس کالج میں زیر تعلیم رہا۔ اسی کالج سے میں نے تاریخ میں ماسٹر ڈگری کی"۔ بیسویں صدی عیسوی کی تیس کی دہائی کے دوران جب کہ ایم ایم احمد گورنمنٹ کالج لاہور کے ایک ہونہار طالب علم تھے، جی سی کے اساتذہ کا تذکرہ بڑی محبت سے کرتے ہوئے بتانے لگے: "جب میں نے گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا، اس زمانے میں ہمارے پرنسپل مسٹر گیرٹ ہوا کرتے تھے۔ اردو ادب کے نامور طنز نگار اور انگریزی ادبیات کے معروف استاد جناب احمد شاہ بخاری پطرس طلباء کو انگریزی پڑھاتے تھے، سوندھی صاحب بھی تھے جن کی ایک بیٹی نے ایک ایسے صاحب سے شادی کی جو خود بعد میں گورنمنٹ کالج کے پرنسپل ہو گئے تھے۔ ایک اور پروفیسر ڈکنسن بھی ہوا کرتے تھے۔ وہ بھی انگریزی کے استاد تھے۔ عربی قاضی فضل حق صاحب پڑھایا کرتے تھے۔ فارسی کے نامور استاد اور شاعر صوفی صاحب (صوفی غلام مصطفیٰ تبسم) بھی وہیں ہوتے تھے۔ غرضیکہ گورنمنٹ کالج لاہور میں علم وادب کے علماء کی ایک کہکشاں اتر آئی تھی"

گورنمنٹ کالج لاہور سے ماسٹر ڈگری کے حصول کے بعد ایم ایم احمد نے مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے انگلستان جانے کی ٹھانی۔ ابتدائی اقدامات کر لئے گئے مگر اس کے باوجود دل میں ایک شک سا تھا کہ نہ جانے وہاں داخلہ ملتا ہے کہ نہیں۔ چنانچہ اس دوران انہوں نے لاء کالج میں داخلہ لے لیا تا کہ وقت کا بہاؤ مثبت سمت میں جاری رہے۔ ایم ایم احمد نے مجھے بتایا:

"1933ء میں میں لندن چلا آیا۔ آئی سی ایس کرنے کا ارادہ تھا۔ چنانچہ لندن کے سکول آف اورینٹل اسٹڈیز میں داخلہ لے لیا تا کہ بی اے آنرز کر لیا جائے۔ ساتھ ہی مڈل ٹیمپل میں لاء کی ڈگری کیلئے بھی داخلہ لے لیا۔ لندن یونیورسٹی سے میں نے بی اے آنرز پاس کر لیا تھا، وہاں سے بھی میں نے پارٹ ون پاس کر لیا مگر قانون کی تعلیم کا پارٹ ٹو کرنے کا مرحلہ نہ آسکا کیونکہ میں نے آئی سی ایس کر لیا تھا۔ آئی سی ایس کرنے کے بعد ایک سال کی پروبیشن ملتی تھی۔ چنانچہ میں نے یہ عرصہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں گزارا۔ انگلستان کی معروف عالم درسگاہوں میں چھ سال کا عرصہ گزارنے کے بعد میں 1938ء میں واپس ہندوستان پہنچ گیا"۔

آئی سی ایس کرنا ایک کارِ دشوار مرحلہ ہوا کرتا تھا۔ متحدہ ہندوستان کے ایک مرد حر مولانا محمد علی جوہر بھی آئی سی ایس کرنے ہی انگلستان سدھارے تھے۔ ان کے بڑے بھائی مولانا شوکت علی نے زندگی بھر کی جمع پونجی ان پر نچھاور کر دی مگر اس کے باوجود مولانا جوہر آئی سی ایس کے جوہر مراد سے ہمکنار نہ ہو سکے۔ بہر حال انگلستان سے واپسی کے بعد جناب ایم ایم احمد کی پہلی پوسٹنگ ملتان میں بحیثیت اسسٹنٹ کمشنر ہوئی۔

یہ وہ دور تھا جب تحریک پاکستان زوروں پر تھی اور تشکیل پاکستان کا مرحلہ قریب ہی آ پہنچا تھا اور تھوڑے سے عرصے کے بعد پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔ ان دنوں ایم ایم احمد صاحب کہاں تھے؟ انہوں نے بتایا: "پاکستان بننے کے بالکل آخری دنوں میں پاکپتن میں Settlement Officer کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ انہیں دنوں مجھے چیف سیکرٹری صاحب (یوپی کے اختر حسین) کا فون آیا کہ گوڑ گاؤں میں بڑی گڑبڑ ہے۔ ہندو جاٹوں نے وہاں کے مسلمانوں کا جینا حرام کر دیا ہے اور قتل وغارت گری بڑھتی جارہی ہے، اس لئے ہم تمہیں وہاں بھیج رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ عام حالات میں تو سیٹلمنٹ آفیسر کو اس وقت تک تبدیل نہیں کیا جاتا جب تک سیٹلمنٹ مکمل نہ ہو جائے مگر چیف سیکرٹری نے کہا کہ گورنر صاحب کا اصرار ہے کہ تمہیں وہاں بھیجا جائے۔ اس شدید ضرورت کے تحت ہم لاہور سے ہوائی جہاز بھی بھیجنے کو تیار ہیں تا کہ تم پاکپتن سے لاہور آؤ اور جہاز میں بیٹھ کر گوڑ گاؤں چلے جاؤ۔ میں نے کہا کہ جہاز کی ضرورت نہیں۔ میں پاکپتن سے لاہور پہنچا۔ کار میں مختصر سامان رکھا اور براستہ حصار گوڑ گاؤں پہنچ گیا۔ راستے میں میں دہلی میں اپنی بیوی کو چھوڑ گیا تھا۔

"گوڑ گاؤں پہنچا تو وہاں حالات واقعی بہت خراب تھے۔ مسلمان دیہاتوں کا تقریباً محاصرہ کیا جا چکا تھا۔ وہاں کے ہندو جاٹوں (جو دراصل میو ذات کے ضدی اور خوں آشام ہندو تھے) نے مسلمانوں کی زندگیاں اجیرن کر دی تھیں۔ مسلمانوں کے قتل کی ان گنت وارداتیں ہو چکی تھیں۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال دگرگوں ہو گئی تھی۔ میں نے وہاں پہنچتے ہی انگریز ڈپٹی کمشنر کے ساتھ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی حیثیت میں کام کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران ایک روز انبالہ سے انگریز کمشنر کا مجھے فون آیا کہ چند روز بعد گورنر صاحب (مسٹر جنکنز) آرہے ہیں۔ تم ان کو ناشتہ دو اور تفصیل کے ساتھ ان سے ڈسکشن کرو کیونکہ وہ گاؤں کی ابتر صورتحال کا تفصیلی جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ میں نے کمشنر صاحب سے کہا کہ حضور، میرے پاس تو رہنے کے لئے ڈھنگ کی جگہ بھی نہیں ہے، گورنر کو کہاں بٹھاؤں گا؟ کمشنر صاحب کہنے لگے اس کی پرواہ نہ کرو۔ گورنر صاحب کو آپ اور وہاں کے دگرگوں حالات کے بارے میں بریف کر دیا گیا ہے۔

بہر حال گورنر صاحب آئے تو میں نے ان کے ساتھ تفصیلی بات چیت کی مگر لاء اینڈ آرڈر کے موضوع پر لگتا تھا کہ وہ براہ راست اردگرد کے لوگوں سے معلومات لینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اکیلے میں ہندوؤں اور مسلمانوں سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں کے اختتام پر انہوں نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا اور کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں قوموں نے تم پر اعتماد کا اظہار کیا ہے اور سب نے اقرار کیا ہے کہ تم بغیر کسی تعصب کے سب کے ساتھ یکساں اور عادلانہ سلوک کر رہے ہو۔ ازاں بعد گورنر جنکنز نے مجھے کہا کہ میں تمہیں اس علاقے کا مکمل اختیار کا حامل ڈپٹی کمشنر نامزد کرتا ہوں اور تم فلاں تاریخ سے ڈی سی کا چارج سنبھال لینا"۔

ایم ایم احمد بتاتے ہیں کہ گوڑ گاؤں کے علاقے میں مسلمانوں کی سلامتی اور انہیں ہندو جاٹوں کے دست استحصال اور ظلم کے شکنجے سے نجات دلانے کے لئے انہوں نے دن رات ایک کر دیئے۔ ان کی موجودگی سے خون آشام ہندو جاٹوں کو ایک بار یقین ہو گیا کہ جب تک یہ شخص ایم ایم احمد نامی یہاں موجود ہے، وہ مسلمانوں کے خون کے ساتھ ہولی نہیں کھیل سکیں گے۔ اسی دوران گوڑ گاؤں ہی میں ان کی ملاقات ممتاز دولتانہ سے ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں: "میں نے انگریز ڈپٹی کمشنر سے ابھی چارج نہیں لیا تھا۔ ایک دفعہ ہم آس پاس کے علاقوں کا دورہ کرنے کیلئے باہر نکلنے کو کھڑے تھے۔ اسی اثناء میں دولتانہ صاحب (جو پاکستان بننے کے بعد پنجاب کے وزیر اعلیٰ بنے) مجھے ملنے آ گئے۔ وہ اس وقت مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل تھے۔ وہ آئے تو میں ان سے خاصی دیر باتیں کرتا رہا اور علاقے کے مسلمانوں کے بارے میں تمام سوالات کا جواب دیتا رہا۔ اس دوران انگریز ڈی سی میرا انتظار کرتا رہا۔ دولتانہ صاحب میرے کلاس فیلو بھی رہے تھے۔ اس لحاظ سے بھی میں ان سے تفصیلی باتیں کرتا رہا۔ جب وہ چلے گئے تو انگریز ڈی سی مجھ سے بڑے ناراض ہوئے کہ تم نے اس شخص کو اتنا وقت کیوں دیا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ دیکھئے دولتانہ صاحب مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل ہیں اور اس علاقے میں مسلمانوں پر خاصا ظلم ہوا ہے اور وہ ان کے بارے ہی میں سوالات پوچھ رہے تھے اور ایک سول سرونٹ ہونے کی حیثیت میں میرا یہ فرض بنتا تھا کہ میں ان کو محصور مسلمانوں کی حالت زار کے بارے میں پوری معلومات فراہم کروں تا کہ وہ ان معلومات کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل مرتب کر سکیں۔ انگریز ڈپٹی کمشنر میری اس منطق پر چیں بہ جبیں تو بہت ہوا مگر وہ کچھ نہ بولا لیکن اس کے باطنی غصے سے میں باخبر تھا۔ اس سے یہ بات عیاں ہو گئی تھی کہ وہ کس نظروں سے مسلمانوں کو دیکھ رہے ہیں۔ میں اور بھی چوکنا ہو گیا"۔

# مائع ہوا

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

اللہ تعالیٰ نے کائنات کے ایک انتہائی چھوٹے سے ذرے یعنی زمین پر انسان کو پیدا کیا تو ایک طرف زمین پر پائے جانے والے عناصر اور مظاہر فطرت میں الگ الگ قوانین رکھ دئے اور دوسری طرف انسان کو ایسی سوجھ بوجھ عطا فرمادی کہ وہ ان قوانین کو سمجھ کر ان سے نت نئے کام لے۔ اگر ہم کائنات کی وسعتوں کے بالمقابل زمین کو دیکھیں تو واقعی اس کی ایک پہاڑ کے مقابل پر رائی کے دانے جیسی حیثیت بھی نہیں بنتی لیکن صرف جسامت ہی تو بڑا ہونے کا ثبوت نہیں ہوتی - روئے زمین پر ایسے رنگا رنگ کے حیوانات و نباتات اور جمادات پائے جاتے ہیں۔ اور ان لاتعداد اشیاء میں سے ہر ایک میں ایسی الگ الگ خصوصیات کا ایک جہان چھپا ہوا ہے۔ کہ اگر کائنات کے فاصلوں اور کہکشاؤں اور ستاروں کی پر ہیبت جسامت تصویر کا ایک رخ Macrocosm کی صورت میں ہمارے سامنے پیش کرتی ہے تو ننھی سی زمین پر پائی جانے والی خرد بینی خلیات سے تعمیر شدہ چھوٹی جسامت کی لیکن انتہائی پیچیدہ اور اکمل و اعلیٰ حیات تصویر کا دوسرا رخ Microcosm کی صورت میں ہمارے سامنے لاتی ہے۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے سلسلہ میں ایک طرف سماوات کا ذکر فرمایا ہے تو دوسری طرف والارض فرما کر یہ اشارہ کر دیا ہے کہ صرف آسمانوں کی رفعت اور وسعت پر نہ جاؤ بلکہ گہری گھاٹیوں میں پائی جانے والی انتہائی ننھی مخلوق کو بھی دیکھو جس کی شان اس کی جسامت کے چھوٹے پن لیکن بایں ہمہ اس کی لاتعداد حیرت انگیز صلاحیتوں میں ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے اپنی کامل و اکمل صناعی کے دونوں رخ ہمارے سامنے پیش فرما دئے ہیں۔ انسان کی طرح یوں نہیں ہے کہ ایک سائنسدان زمین کی اندرونی تہوں - پہاڑوں اور سمندروں کے بارے میں علوم میں ید طولیٰ رکھتا ہے تو دوسرا سائنسدان ایٹم اور خلیات اور وائرس کی خرد بینی ریسرچ میں ماہر ہے۔ خدا تعالیٰ تو ہر ایک چیز پر حاوی ہے۔ اگر ایک طرف وہ اربوں نوری سال وسعتوں میں لاکھوں نوری سال کے قطر کی کہکشائیں اور ہزاروں میل کے قطر کے ستارے پیدا کر سکتا ہے اور ان میں کروڑوں درجہ سنٹی گریڈ کی توانائی بھر سکتا ہے تو دوسری طرف ننھی منی زمین کے اوپر ان گنت قسم کے مظاہر قدرت پیدا کر کے ایسے نت نئے تخلیق کے جلوے پیدا کر سکتا جو اپنے حسن و کمال میں خلا کی عظیم وسعتوں اور ستاروں اور بلیک ہولز کی ہوش ربا رفعتوں کو بھی شرما دیں۔ اس ننھی سی زمین کی ایک مخلوق انسان تو ان ہوشربا خلا کے مظاہر پر اپنی تحقیق کی کمند ڈال رہا ہے لیکن خلا کی طرف سے زمین کے بارے میں جستجو کرنے کی کوشش سامنے نہیں آئی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کائنات اور اس کی ہر شے انسان کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے۔ وہ سائنسدان جو زمین کے چھوٹا ہونے اور خلائی وسعتوں اور ستاروں کی عظمتوں کا حوالہ دیکر یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اتنی بڑی کائنات میں اگر زمین کی حیثیت اتنی حقیر سی ہے تو اس پر پیدا ہونے والا انسان کائنات کا مرکز اور کائنات کی تخلیق کا مقصد کیسے قرار پا سکتا ہے۔ وہ اگر زمین پر پائی جانے والی زندگی کے اسرار پر غور کر کے تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے کی کوشش کریں تو یقیناً انہیں اپنی رائے بدلنی پڑے گی۔

## اشیاء کے مختلف خواص

خدا تعالیٰ نے روئے زمین پر ان گنت اشیاء پیدا فرمائی ہیں اور ان میں سے ہر ایک چیز میں خواص دوسری اشیاء سے مختلف رکھ دئے ہیں۔ اس میں بھی ایک بہت بڑا سر مضمر ہے۔ مثلاً تمام دھاتیں گرمی سے پھیلتی اور سردی سے سکڑتی ہیں یہ ایک قانون قدرت ہے لیکن مختلف دھاتوں کا مختلف درجہ حرارت پر پھیلنا اور سکڑنا یہ دوسرا قانون قدرت ہے۔ اور ان دونوں قوانین کے الگ الگ نتائج نکلتے ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کی دی ہوئی عقل کے ذریعہ ان قوانین کو دریافت کر کے ان سے بے شمار کام لے رہا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انسان کی تمام تر صنعتی ترقی کا راز عناصر کے اندر پائی جانے والی مختلف خصوصیات کا علم حاصل کر کے انہیں استعمال کرنے میں ہی ہے۔ انتہائی سادہ سی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ لوہے کے حرارت سے پھیلنے کو ہم روزمرہ زندگی میں یوں استعمال کرتے ہیں کہ مثلاً تانگہ کا پہیہ لکڑی کا بنا ہوتا ہے جس کے اوپر ربڑ کی ایک تہہ چڑھائی جاتی ہے تاکہ وہ آرام دہ اور مضبوط ہو جائے۔ اب لکڑی کے پہیہ کے اوپر ربڑ کے رنگ کو کیسے ٹھہرایا جائے؟ نہ آپ جوڑنے والی گوند سے یہ کام لے سکتے ہیں نہ وہاں کوئی کیل یا پیچ لگا سکتے ہیں کیونکہ دونوں ہی ناپائیدار ہیں۔ اس کا حل یہ نکالا گیا کہ پہیئے کی گولائی کے سائز سے کچھ چھوٹا لوہے کا رنگ بنایا گیا۔ جب اسے زمین پر لٹا کر خوب گرم کیا گیا تو پھیل کر اس کا سائز بڑا ہو گیا۔ اس کے اندر ربڑ کی تہ والا لکڑی کا پہیہ رکھ دیا گیا۔ لوہا ٹھنڈا ہونے پر جب سکڑا تو اس نے ربڑ کو پہیئے کے اوپر اس مضبوطی سے تھام لیا کہ الگ ہونے کا سوال ہی نہیں ہے جب تک کہ اسے دوبارہ گرم نہ کیا جائے۔ یہ تو مثال ہے کسی ایک دھات کے مختلف درجہ حرارت پر پھیلنے اور سکڑنے کی۔ مختلف دھاتوں کے مختلف درجہ حرارت پر کم و بیش سکڑنے اور پھیلنے کی مثال یوں ہے کہ مثلاً تانبا ایلومینیم سے زیادہ سخت دھات ہے اور اسے پھیلنے اور پگھلنے کے لئے ایلومینیم سے زیادہ حرارت کی ضرورت ہے۔ اگر تانبا اور ایلومینیم کے دو پتروں کو (پٹی نما ٹکڑے) آپس میں ویلڈ کر کے یکجان کر دیا جائے تو جب اس پٹی کو گرم کریں گے تو ایلومینیم والی جانب زیادہ پھیل کر تانبے والی جانب سے لمبی ہو جائے گی۔ لیکن چونکہ دونوں دھاتیں تو مضبوطی سے جڑی ہوئی ہیں اس لئے نتیجہ یہ نکلے گا کہ پٹی تانبے والی سائڈ کی طرف اندر کو مڑ جائے گی کیونکہ کسی بھی گول چیز کی بیرونی سائیڈ (یہاں ایلومینیم والی سائیڈ) اندرونی سائیڈ سے زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ لیجئے آپ کے ہاتھ میں آٹو میٹک سوچ (Switch) آ گیا۔ اس پٹی کو آپ فریج میں۔ گیزر میں۔ کسی بھی مشین میں آن آف کرنے والے سوچ کے ساتھ لگا دیں ایک خاص درجہ حرارت پر پہنچ کر پٹی ٹیڑھی ہو کر آپ کی لگائی ہوئی ترتیب کے مطابق مشین کو خودکار طریقہ سے آف آن کرتی رہے گی اور بہت دیرپا طریقہ سے کام کرتی رہے گی۔ تو اس طرح خدا تعالیٰ نے مختلف اشیاء میں مختلف قوانین پیدا فرما کر انسان کے لئے ترقی کی ان گنت راہیں کھول دیں۔ جتنے زیادہ رازوں سے انسان پردہ اٹھا لے اتنا ہی زیادہ اس میدان میں وہ ترقی کرتا جائے گا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرو۔ جتنا زیادہ غور کرو گے اتنا زیادہ اسے مختلف اسرار سے بھرا ہوا پاؤ گے۔ ایک طرف ان اسرار سے پردہ ہٹا کر تم اپنے لئے بہتری کے سامان حاصل کرو گے تو دوسری طرف ان اسرار کے خالق کے حقیقی عظمت کے گن گاؤ گے۔ لیکن وہ سائنسدان جو ان اسرار سے پردہ ہٹانے کی سوجھ بوجھ تو رکھتے ہیں لیکن ان کے خالق کو پہچاننے کی فہم و فراست سے عاری ہیں ان کی دو آنکھوں میں سے ایک آنکھ اندھی ہے اور وہ اس دجال کا حصہ ہیں جن کے بارہ میں آج سے چودہ سو سال پہلے بتا دیا گیا تھا کہ دجال ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ ایسے لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ دنیا واقعی ہے تو بہت عظیم جس میں سینکڑوں نہیں ہزاروں قوانین قدرت باہم مربوط ہو کر انتہائی منظم طریقہ سے اسے تھامے ہوئے ہیں۔ اگر ایک قانون قدرت بھی معطل ہو جائے یا اپنے راستہ سے ہٹ کر کام کرنے لگے تو تمام کارخانہ قدرت تلپٹ ہو کر رہ جائے۔ لیکن بایں ہمہ یہ سب کچھ آپ ہی آپ سے ہے۔ اسے بنانے اور چلانے والا کوئی نہیں۔ گویا ساز قدرت ایک ایسا ساز ہے جو خود بخود بن گیا تھا اور جس کے تار انتہائی مربوط طریقہ سے خود بخود مرتعش ہو کر انتہائی دلکش اور انتہائی بامعنی نغمہ الاپ رہے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ عالم میں سے صرف اتنا حصہ ہی پا سکتے ہیں جتنا خدا تعالیٰ کی رضا ہو۔

## مائع ہوا کے خواص

بہت سے مائعات کو جیسے گرم کر کے بخارات یا گیس کی شکل دی جا سکتی ہے اسی طرح گیس کو ٹھنڈا کر کے مائع کی شکل میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عام طور پر جس حالت میں کوئی عنصر قدرتی طور پر پایا جاتا ہے اسے اس سے مختلف شکل میں تبدیل کرنے کے لئے بہت زیادہ حرارت کی تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن مختلف شکل میں تبدیل ہو جانے کے بعد وہ عنصر ایسے بہت سے مختلف کام دے سکتا ہے جو اپنی قدرتی حالت میں نہیں دیتا۔ اور پھر ہم جانتے ہیں کہ گیس کی نسبت مائع اشیاء بہت کم جگہ میں سما سکتی ہیں اس لئے جہاں جگہ کا مسئلہ ہو وہاں گیس کی بجائے ایندھن کو مائع شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹھوس ایندھن کی شکل میں بھی جگہ اور وزن کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے اس لئے اس جگہ بھی مائع ایندھن کا متبادل تلاش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آکسیجن اگر ہائیڈروجن کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو قدرتی طور پر وہ پانی کی شکل میں پائی جاتی ہے لیکن اگر آکسیجن نائٹروجن کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو وہ ہوا کی شکل میں ہو گی۔ تو اس طرح آکسیجن کو پانی سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے اور ہوا سے بھی۔ پانی میں سے اسے گیس کی شکل میں اور ہوا میں سے اسے مائع شکل میں بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ گیس کی شکل میں حاصل کرنے کے لئے پانی کو گیسوں کی شکل میں پھاڑا جاتا ہے اور مائع شکل میں حاصل کرنے کے لئے ہوا کو پانی میں تبدیل کیا جاتا ہے اور پھر اس میں سے آکسیجن اور نائٹروجن کو علیحدہ علیحدہ کیا جاتا ہے۔ ان سب کاموں کے لئے متعلقہ قانون قدرت کو تلاش کر کے اسے کام میں لایا جاتا ہے۔ ہوا کو مائع شکل میں لانے کے لئے اسے منفی 190 سنٹی گریڈ تک ٹھنڈا کرنا پڑتا ہے۔ یہ ٹھنڈک ہمارے تصور سے بھی زیادہ ہے۔ صفر درجہ سنٹی گریڈ پر پانی جم کر برف بن جاتا ہے۔ منفی 36 تک زیادہ سے زیادہ ڈیپ فریزر میں ٹھنڈک ہوتی ہے جہاں ہر چیز جم کر پتھر کی مانند سخت ہو جاتی ہے۔ تو اندازہ کریں منفی 190 کتنی ٹھنڈک ہو گی۔ اس مائع ہوا کو اگر برف پر ڈالا جائے تو برف اسے آگ سے بھی زیادہ گرم لگے گی اور وہ ڈالنے کے ساتھ ہی ابلنا شروع ہو جائے گی۔ اس مائع ہوا کی شکل و صورت بالکل پانی سے ملتی ہے اور اس میں عام ہوا کی طرح 78 فیصد نائٹروجن 21 فیصد آکسیجن اور ایک فیصد آرگون Argon ہوتی ہے۔ اس مائع ہوا کو سائنس کی ایک برانچ Cryogenics کے مطالعہ کے

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 34337** میں Mrs. Zuchrif Siti Zahara زوجہ Mr. Narso پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6-6-1997 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی جھمکے وزنی ایک گرام مالیتی -/25000 روپے۔ 2۔ حق مہر بصورت 5 گرام سونا وصول شدہ -/125000 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی 5 گرام مالیتی -/110000 روپے۔ 4۔ مکان برقبہ 48 مربع میٹر واقع جکارتہ بارات مالیتی -/10000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/650000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs Zuchrif Siti Zahara زوجہ Mr. Narso انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Mr. Narso خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Mr. Rahmat وصیت نمبر 28297

**مسل نمبر 34338** میں Mr. Ahmad Sujadi ولد Mr. Arkum پیشہ تجارت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جاوا بارات انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11-6-1999 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 300 مربع میٹر جاوا بارات انڈونیشیا مالیتی -/25000000 روپے۔ 2۔ ٹیلی ویژن (گولڈ سٹار) مالیتی -/500000 روپے۔ 3۔ فرنیچر مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr. Ahmad Sujadi ولد Mr. Arkum انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Rahmatullah وصیت نمبر 29369 گواہ شد نمبر 2 Ujang Barakatullah Kemad انڈونیشیا

**مسل نمبر 34339** میں Mrs. Hj. Ida Rochaida Su,aidy زوجہ Mr. M. Chozin Suaidy پیشہ کاروبار عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ (1963) -/10000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 450 مربع میٹر واقع Bogor انڈونیشیا مالیتی -/125000000 روپے۔ 3۔ مکان واقع جکارتہ انڈونیشیا رقبہ 150 مربع میٹر کا 1/2 حصہ مالیتی -/300000000 روپے۔ 4۔ زمین برقبہ 500 مربع میٹر واقع Bekasi انڈونیشیا مالیتی -/100000000 روپے۔ 5۔ زمین برقبہ 360 مربع میٹر واقع جکارتہ انڈونیشیا مالیتی -/14000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000000 روپے سہ ماہی بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs. Hj. Ida Rochaida Su,aidy زوجہ Mr. M. Chozin Su, Aidy انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Andy Yunardi بھائی موصیہ گواہ شد نمبر 2 Hj. Henny Khaerani وصیت نمبر 2737

## مائع ہوا کیسے تیار ہوتی ہے

ایک عام قانون قدرت یہ بھی ہے کہ جیسے پانی کے بخارات میں تبدیل ہونے سے ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے اسی طرح دباؤ میں رکھی ہوئی ہوا کے پھیلنے سے بھی ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ ایک مشین کے پہلے خانہ میں ہوا کو تین ہزار پونڈ پریشر میں جمع کیا جاتا ہے۔ پریشر کے بڑھنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے لہذا اس حصہ کے اوپر پانی کے غلاف سے اسے ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ اس زیادہ دباؤ والے حصہ سے باری باری سے ہوا کو نسبتاً زیادہ کھلے حصوں میں ڈالا جاتا ہے ہر حصہ میں جاتے وقت پریشر کم ہو جانے سے ہوا میں ٹھنڈک پیدا ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ آخری خانے میں جاتے ہوئے ہوا اتنی ٹھنڈی ہو جاتی ہے کہ اس میں کچھ کچھ آبی قطرے نمودار ہوتے ہیں اس ٹھنڈی ہوا کو مزید ٹھنڈک پیدا کرنے کے لئے اس ہوا میں شامل کر دیا جاتا ہے جو باری باری سے زیادہ رکم پریشر والے خانوں میں سے گزر رہی ہے اس طرح رفتہ رفتہ ہوا پانی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کے ایک اور طریقہ میں ان الگ الگ خانوں میں پسٹن لگے ہوتے ہیں۔ ہوا جب دباؤ کے تحت اندر داخل ہوتی ہے تو پسٹن کو آگے کو دباتی ہے۔ جس سے جگہ کھلی ہو جانے سے ہوا کا دباؤ اس خانے میں کم ہو جاتا ہے اور نتیجۃً ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ ہر خانے میں یہی عمل دوہرائے جانے سے بالآخر ہوا مائع حالت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس ہوا کو بخارات میں واپس تبدیل ہو جانے سے بچانے کے لئے تھرماس بوتل کا طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ ڈبل تہ والی شیشے کی بوتل میں جس کی دو تہوں کے درمیان میں مردہ ہوا بند ہوتی ہے اس مائع ہوا کو رکھا جاتا ہے۔ بڑی بڑی صنعتوں میں وسیع پیمانے پر استعمال کرنے کے لئے اسی طرح بڑے بڑے تھرماس ٹینک بنائے جاتے ہیں۔ شیشے کی تہوں پر چاندی کے محلول کی پالش کی جاتی ہے تا کہ حرارت کو منعکس کر کے اندرونی حصہ کو محفوظ رکھا جائے۔ جب مائع ہوا کو کسی تھرماس میں سے آگے کسی مشین کی پائپ میں انڈیلا جاتا ہے تو وہ منظر قابل دید ہوتا ہے۔ آپ کو کچھ پانی زمین پر گرتا نظر آئے گا جس طرح کسی تنگ منہ میں پانی انڈیلنے سے کچھ پانی نیچے گرتا ہے لیکن جس جگہ زمین پر پانی گر رہا ہے وہ جگہ بالکل خشک ہے اور وہاں ایک قطرہ پانی کا نظر نہیں آ رہا۔ وجہ یہ کہ یہ پانی دراصل مائع ہوا ہونے کی وجہ سے زمین پر گرنے سے پہلے ہی ہوا میں تبدیل ہو چکا ہوگا۔

لئے استعمال کیا جاتا ہے جس میں منفی 100 درجہ حرارت سے کم درجہ حرارت والی اشیاء پر ریسرچ کی جاتی ہے۔ نیز اس مائع ہوا میں سے آکسیجن اور نائٹروجن مائع شکل میں حاصل کی جاتی ہے۔ مائع نائٹروجن سائنس کی ریسرچ میں کیمسٹری۔ فزکس اور بیالوجی کے تینوں شعبوں میں کام آتی ہے جبکہ مائع آکسیجن خلائی جہازوں کے راکٹوں میں انتہائی کم جگہ گھیرنے والے اور انتہائی طاقتور ایندھن کے جزو کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ مائع ہوا دوسرے عناصر کے ساتھ مل کر اپنی انتہائی زیادہ ٹھنڈک کی وجہ سے محیر العقول اثر دکھاتی ہے۔ مثلاً اگر پارہ کے اوپر مائع ہوا ڈالی جائے تو پارہ سٹیل کی طرح سخت ہو جائے گا۔ اگر کسی ٹینس کے گیند کو مائع ہوا میں ڈبو کر نکال لیا جائے تو زمین پر مارنے سے وہ اچھلنے کی بجائے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ سیسہ کی بنی ہوئی گھنٹی جہاں عام حالات میں موٹی اور بھدی سی آواز دیتی ہے کے اوپر مائع ہوا ڈال دی جائے تو وہ تانبے کی گھنٹی کی طرح بجنے لگتی ہے۔ لوہا اور پلاسٹک مائع ہوا کے زیر اثر بالکل کمزور اور بھربھرے سے ہو جاتے ہیں جبکہ تانبا اور پیتل اور زیادہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ دھاتوں کو مائع ہوا میں ڈبونے سے ان میں سے زیادہ روانی سے بجلی گزرنے لگتی ہے اور مقناطیس کی طاقت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مائع ہوا اور اس طرح کی انتہائی ٹھنڈک والی چیزوں کے درجہ حرارت کو ماپنے کیلئے خاص قسم کے تھرمامیٹر استعمال کئے جاتے ہیں جس طرح جس دھات کو پگھلانا مقصود ہو اس دھات سے زیادہ حرارت برداشت کرنے والی کٹھالی اس کے لئے استعمال کی جاتی ہے اسی طرح مائع ہوا کا درجہ حرارت ماپنے والا تھرمامیٹر ایسا ہونا چاہئے جو منفی 190 درجہ حرارت پر کام کر سکے۔ پارہ اور الکوحل کے عام تھرمامیٹر تو اس درجہ حرارت سے بہت پہلے جم جاتے ہیں۔ اس کام کے لئے عام طور پر پلاٹینم کا تھرمامیٹر استعمال ہوتا ہے۔ پلاٹینم کی دھات میں مختلف درجہ حرارت پر بجلی کے گزرنے کی شدت کم و بیش ہوتی ہے تو اس بجلی کے گزرنے کی بنیاد پر تھرمامیٹر ٹھنڈک کی پیمائش کرتا ہے۔ ایک دوسرا طریقہ ہیلیم اور نی آن Neon گیسوں کے تھرمامیٹر کے ذریعہ پیمائش کا بھی ہے یہ دونوں گیسیں ہوا سے زیادہ کم درجہ حرارت پر مائع میں تبدیل ہوتی ہیں اس لئے ان کے پریشر کی مدد سے مائع ہوا کے درجہ حرارت کی پیمائش کی جا سکتی ہے۔ اس طرح مائع ہوا میں سے مائع نائٹروجن اور مائع آکسیجن حاصل کرنے کے لئے مائع ہوا کو گرم کیا جاتا ہے تو چونکہ آکسیجن سے پہلے نائٹروجن گیس کی شکل میں تبدیل ہوتی ہے اس لئے اس گیس کو الگ جمع کر لینے کے بعد پیچھے خود بخود آکسیجن رہ جائے گی۔ آکسیجن چونکہ خالص شکل میں دھماکہ خیز ہوتی ہے اس لئے اس کو گرم نہیں کرنا چاہئے۔

## سر پر لٹکائی جانے والی سب سے وزنی کار

سب سے وزنی کار کو سر پر بیلنس کرنے کا عالمی ریکارڈ جان ایونز (John Evans) کا ہے۔ اس نے 4۔ نومبر 1997ء کو یو۔کے میں ایک شیورلیٹ گاڑی جس کا وزن 158.76 کلوگرام تھا، بارہ سیکنڈ تک اپنے سر پر لٹکائے رکھی۔

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

## بدھ 28/اگست 2002ء

| | |
|---|---|
| 12.05 a.m | لقاء مع العرب |
| 1-10 a.m | عربی سروس |
| 2-10 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 2-45 a.m | علمی خطابات |
| 3-45 a.m | اراؤنڈ دی گلوب |
| 4-55 a.m | خطبہ جمعہ (29-5-98) |
| 6-05 a.m | تلاوت-تاریخ احمدیت-عالمی خبریں |
| 7-00 a.m | گلدستہ پروگرام نمبر 47 |
| 7-35 a.m | جماعت احمدیہ پر الزامات کے جوابات |
| 8-30 a.m | ہماری کائنات |
| 9-15 a.m | اردو کلاس |
| 10-30 a.m | سفر ہم نے کیا |
| 11-00 a.m | چلڈرنز ملاقات |
| 12-10 p.m | تلاوت' عالمی خبریں |
| 12-25 p.m | لقاء مع العرب |
| 1-35 p.m | سواحیلی سروس |
| 3-05 p.m | جماعت احمدیہ پر الزامات کے جوابات |
| 3-45 p.m | سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم |
| 4-15 p.m | انڈونیشین سروس |
| 5-15 p.m | سفر ہم نے کیا |
| 6-05 p.m | تلاوت' عالمی خبریں |
| 6-15 p.m | تاریخ احمدیت |
| 7-00 p.m | اردو کلاس |
| 8-00 p.m | بنگالی پروگرام |
| 9-05 p.m | چلڈرنز ملاقات |
| 10-10 p.m | فرانسیسی ملاقات |
| 11-10 p.m | جرمن سروس |

## جمعرات 29/اگست 2002ء

| | |
|---|---|
| 12-15 a.m | لقاء مع العرب |
| 1-15 a.m | عربی سروس |
| 2-15 a.m | گلدستہ |
| 2-50 a.m | الزامات کے جوابات |
| 3-30 a.m | ہماری کائنات |
| 4-00 a.m | چلڈرنز ملاقات |
| 5-00 a.m | سفر ہم نے کیا |
| 6-05 a.m | تلاوت-درس حدیث-عالمی خبریں |
| 6-55 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 7-25 a.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 8-00 a.m | المائدہ: گلاب جامن بنانے کا طریقہ |
| 9-15 a.m | چلڈرنز کلاس (کینیڈا) |
| 10-20 a.m | کمپیوٹر سب کے لئے |
| 11-00 a.m | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 12-05 p.m | تلاوت-خبریں |
| 12-30 p.m | لقاء مع العرب |
| 1-35 p.m | سندھی سروس |
| 2-35 p.m | مجلس سوال وجواب (انگریزی) |
| 4-15 p.m | انڈونیشین سروس |
| 5-15 p.m | سفر بذریعہ ایم ٹی اے |
| 5-25 a.m | کمپیوٹر سب کے لئے |
| 6-05 p.m | تلاوت-درس حدیث-خبریں |
| 6-45 p.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 7-55 p.m | بنگالی پروگرام |
| 9-00 p.m | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 10-00 p.m | فرانسیسی سروس |
| 11-00 p.m | جرمن سروس |

### بقیہ صفحہ 2

متعلق دیگر امور بھی بیان کئے۔

آخر پر مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صدیقی صاحب نے سر گھومنے اور چکر آنے کی بیماری کے حوالے سے مفید معلومات بتائیں اور حال ہی میں ہونے والے اپنے دل کے بائی پاس آپریشن کی تفصیلات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ اس نشست میں موجود تمام شرکاء کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ دعا کے ساتھ ہومیو پیتھک علمی نشست کا اختتام ہوا۔

### بقیہ صفحہ 8

جمنا سمیت ملک کے کئی دریا خطرناک حدتک بھر گئے ہیں

**دنیا کا بہترین فنکار** حکومت چین نے پاکستانی آرٹسٹ انجم ایاز کو مجسمہ سازی اور خطاطی میں دنیا کا بہترین فنکار قرار دیا ہے۔ انجم ایاز کی مجسمہ سازی کے بعض نمونے بیجنگ مین مستقل طور پر نمائش کیلئے رکھے جائیں گے۔ جاپانی دارالحکومت ٹوکیو میں بھی انجم ایاز کا مجسمہ ''ماں بچہ'' نمائش میں رکھا گیا ہے۔

**20 بھارتی فوجی ہلاک** تری پورہ میں چھاپہ ماروں نے 20 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے جبکہ 4 شدید زخمی ہوئے۔ فوجیوں کی گشتی پارٹی اگرتلہ جارہی تھی کہ پہاڑی پر بیٹھے نیشنل فرنٹ کے چھاپہ ماروں نے گرینڈوں سے حملہ کر دیا۔ مشین گنوں سمیت فوجیوں کا بھاری اسلحہ بھی لے گئے۔

**چین میں تباہ کن سیلاب** چین میں شدید بارشوں کے باعث تباہ کن سیلاب سے ایک کروڑ افراد متاثر ہونے کا امکان ہے۔ سیلاب سے اب تک 9 سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## قرار داد ہائے تعزیت بر وفات

### حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی وفات پر مختلف اداروں اور جماعتوں نے اپنے خصوصی اجلاسات میں دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے قرار داد ہائے تعزیت منظور کیں۔ جن میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی سیرت و سوانح' جماعتی اور پاکستان کے حوالے سے خدمات کا بھی ذکر کیا۔ ادارہ الفضل کو اس ضمن میں جو قراردادیں موصول ہوئی ہیں ان کی دوسری فہرست درج ذیل ہے۔

- لجنہ اماء اللہ پاکستان
- مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ
- مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ
- جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی
- جماعت احمدیہ ضلع نارووال
- مجلس انصار اللہ ضلع اوکاڑہ
- جماعت احمدیہ ضلع قصور
- جماعت احمدیہ واہ کینٹ
- جماعت احمدیہ جھنگ صدر
- جماعت احمدیہ میر پور خاص

## درخواست دعا

مکرم میاں قمر احمد صاحب مربی سلسلہ کریم نگر فیصل آباد اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب ماہر سرجن فیصل آباد کو مورخہ 19-اگست 2002ء کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور وہ سی سی یو الائیڈ ہسپتال میں داخل ہیں۔ تاہم حالت خطرے سے باہر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نافع الناس وجود کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

مکرم ملک شریف احمد اعوان صاحب محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ گزشتہ ایک ہفتہ سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب سابق نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ حال مقیم کراچی کا ایک میجر آپریشن متوقع ہے۔ بائیں کندھے کے اوپر اور بغل میں گلٹیاں ہیں۔ یہ گلٹیاں کینسر زدہ ہیں' کندھے کے اوپر اس سے پہلے پانچ دفعہ آپریشن ہو چکا ہے۔ اور شعاعیں بھی لگ چکی ہیں مگر تکلیف پھر عود کر آتی ہے۔ آپریشن کی کامیابی بعد کی کسی تکلیف سے محفوظ رہنے اور جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک مجید احمد صاحب اعوان محلہ دار الیمن وسطی ربوہ کو گزشتہ ہفتہ گھٹنے پر چوٹ لگی تھی زخم بڑھ جانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ علاج جاری ہے افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

## پتہ درکار ہے

محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید تحریر کرتے ہیں میرے ایک کلاس فیلو معزز غیر از جماعت الحاج عنایت محمد گوجر فیصل آباد میں آباد ہیں ان کا مکتوب گرامی قدر ایک دوست لے کر آئے تھے۔ افسوس کہ ان کا پتہ خاکسار کی بیماری کے دوران گم ہو گیا۔ نہ ہی وہ دوست واپس آئے۔ اگر فیصل آباد یا لاہور کے کسی احمدی دوست کو ان کا پتہ یا فون نمبر معلوم ہو تو خاکسار کو مطلع فرما دیں۔

## ضرورت لیڈی ٹیچر

نصرت جہاں اکیڈمی سینئر گرلز سیکشن میں فزکس پڑھانے کیلئے لیڈی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جماعتی اداروں میں خدمت کا جذبہ رکھنے والی خواتین اپنی درخواستیں بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر صدر صاحبہ حلقہ کی تصدیق سے مورخہ 25-اگست 2002ء تک خاکسار کو بھجوا دیں۔

تعلیمی قابلیت M.Sc. فزکس ہونی ضروری ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

## طلباء نصرت جہاں انٹر کالج

### متوجہ ہوں

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے تمام فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر کے طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ان کی کلاسز مورخہ 28-اگست 2002ء بروز بدھ صبح 8 بجے سے شروع ہو رہی ہیں۔ تمام طلباء کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بروقت حاضر ہو کر اپنی کلاسز Attend کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

طالب دعا: نثار احمد مغل

پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیژن انجینئرنگ ورکس

سپیشلسٹ: ہر قسم کی کاربائڈ ٹپ کی کوالٹی ورک کے لئے تشریف لائیں۔
نیز انڈسٹریل مینوفیکچرنگ اور سپارک روزن کا معیاری کام کیا جاتا ہے۔

گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17۔ انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور

موبائل: 0320-4820729

# خبریں

## ربوہ میں طلوع وغروب

☆جمعرات 22-اگست زوال آفتاب : 1-11
☆جمعرات 22-اگست غروب آفتاب : 7-48
☆ جمعہ 23-اگست طلوع فجر : 5-09
☆ جمعہ 23-اگست طلوع آفتاب : 6-35

## کسی طرح کی دراندازی قبول نہیں صدر

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ممکن ہے کچھ شدت پسند اب بھی لائن آف کنٹرول پار کر کے بھارت جاتے ہوں لیکن جہاں تک پاکستانی حکومت کا تعلق ہے وہ قطعی طور پر کسی کو اس کی اجازت نہیں دے رہی اور اس نے پورے انتظامات کئے ہیں کہ یہاں سے کوئی نہ جائے- اے ایف پی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر سات لاکھ بھارتی فوج ان شدت پسندوں کو روکنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی تو ہم سے کیسے توقع کی جاسکتی ہے ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ اپنے طور پر کسی نہ کسی طریقے سے براہ راست وہاں پہنچ جاتے ہوں کیونکہ کنٹرول لائن کی حالت بھی افغان سرحد جیسی بلکہ اس سے بھی بدتر ہے لیکن جہاں تک حکومت پاکستان کا تعلق ہے وہ کسی گروپ یا دہشت گرد تنظیم کے لوگوں کو اجازت نہیں دے رہی ہے کہ وہ سرحد پار کر جائیں- ان کے بقول یہ بالکل ممکن نہیں ہے حکومت کی ساری ایجنسیاں اس بات کی کوشش کر رہی ہیں کہ کوئی سرحد پار کر کے نہ جائے کیونکہ پاکستان پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ وہ کسی طرح کی دراندازی قبول نہیں کرے گا- اور نہ ہی لوگوں کو وہاں جانے کی اجازت دے گا- یہ بھارت کی سیکیورٹی فورسز کی ناکامی ہے کہ وہ ان شدت پسندوں کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو رہی صدر نے کہا کنٹرول لائن پر کچھ نہیں ہو رہا ہم نے اس سلسلے میں دنیا کو یقین دہانی کرائی ہے اب ہم بھارت سے جواب کی توقع رکھتے ہیں کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے مذاکرات کی طرف قدم بڑھائے-

## وزارت داخلہ نے کوئی حکم نہیں دیا

حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کو آگاہ کیا ہے کہ وفاقی وزیر داخلہ نے مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں شہباز شریف کو پاکستان آنے سے روکنے کیلئے کوئی حکم جاری نہیں کیا- وفاقی حکومت کی طرف سے یہ بیان ڈپٹی اٹارنی جنرل پاکستان نے لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس انوار الحق کے روبرو میاں شہباز شریف کو وطن واپس آنے کی اجازت دینے کیلئے دائر درخواست کی سماعت کے دوران دیا- انہوں نے کہا کہ وزارت داخلہ نے کوئی ایسا حکم جاری نہیں کیا- جس کے تحت میاں شہباز شریف کے پاکستان داخلے پر کوئی پابندی ہو-

## پنجاب حکومت آرڈیننس میں ترمیم واپس

لے چیف الیکشن کمشنر نے ناظمین پر پابندی عائد کردی ہے کہ وہ مستعفی ہوئے بغیر الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتے- الیکشن کمیشن نے اعلامیہ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر نے پنجاب حکومت کی طرف سے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ترمیم کا سختی سے نوٹس لیا ہے جس میں ناظمین کو استعفیٰ دیئے بغیر انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی ہے- یہ ہدایت کی گئی ہے کہ پنجاب حکومت آرڈیننس میں ترمیم واپس لے-

## خیر پور ٹامیوالی میں تین حادثات 8 جاں بحق

نواحی علاقے میں ایک ہی دن میں تین حادثات کے نتیجہ میں پھر 8 افراد ہلاک ہو گئے- بہاولپور اور بہاولنگر سے آنے والی دو ویگنیں ٹکرانے سے 5- افراد ہلاک اور 2 دیگر حادثوں میں 3 مسافر چل بسے-

## 14 انتخابی اتحاد

سیاسی جماعتوں کو انتخابی نشانات کی الاٹمنٹ کا کام مکمل ہوگیا ہے- جس سے 14 انتخابی اتحاد سامنے آ گئے ہیں- جس میں متحدہ مجلس عمل میں گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس (جی ڈی اے) نیشنل الائنس اور سندھ ڈیموکریٹک الائنس شامل ہیں- ان اتحادوں میں شامل بیشتر پارٹیاں اپنے الگ نشان کے مطالبے سے دستبردار ہو گئیں-

## بیت اللحم کا کنٹرول

فلسطینی پولیس نے بیت اللحم شہر کا کنٹرول سنبھال لیا ہے اور کرفیو اٹھا لیا گیا ہے- غزہ شہر سے اسرائیلی فوج کی واپسی جاری ہے لیکن اس کے ساتھ تلکرم میں اسرائیلی فوج نے فائرنگ کر کے 2 فلسطینیوں کو جاں بحق کر دیا- امریکہ نے کہا ہے کہ اسرائیل اور فلسطین میں مفاہمت مشرق وسطی قیام امن پر منتج ہوگی-

## عراقی سفارتخانے پر قبضہ

جرمنی میں ایک عراقی اپوزیشن گروپ نے دھاوا بول کر برلن کے عراقی سفارتخانہ پر قبضہ کرلیا ہے اور عراقی سفیر سمیت کئی افراد کو یرغمال بنالیا ہے- دو یرغمالی فائرنگ سے زخمی ہو گئے-

## پاک بھارت کشیدگی

برطانیہ نے کہا ہے کہ پاک بھارت کشیدگی کا جلد خاتمہ چاہتے ہیں- دونوں ایٹمی ممالک اپنے تنازعات مذاکرات کے ذریعہ حل کریں- مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے کشمیریوں کی خواہشات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے- یہی ٹھوس اور پائیدار حل ہوگا-

## بنگلہ دیش میں مون سون بارشیں

بنگلہ دیش میں حالیہ مون سون کی بارشوں کی وجہ سے دو بڑے دریاؤں میں سیلاب آ گیا ہے جس سے 400,000 افراد بے گھر ہو گئے ہیں- مسلسل بارشوں سے پدما اور

باقی صفحہ 7 پر


**مکان برائے فروخت**

ایک مکان واقع دار العلوم غربی حلقہ ثناء برائے فروخت ہے- خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں
رابطہ: ملک فضل احمد 9/12 دار العلوم غربی
ڈگری کالج روڈ- ربوہ فون 212669

**نورتن جیولرز**

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699-214214 گھر 211971

**ربوہ میں پہلی مرتبہ VB.NeT MCSD**

یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ مستقبل Net کا ہے
ربوہ میں پہلی مرتبہ نیشنل کالج میں VB.Net اور MCSD کی کلاسز کا آغاز یکم ستمبر سے ہوگا-
مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں-
**نیشنل کالج** فون: 212034

❖ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپ کی اور آپ کے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں-
❖ اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں ❖ عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں ❖ نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں

یاد رکھیں
**رشید برادرز**
**ٹینٹ سروس**
نزد خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
☎ دکان 211584

پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

**چھوٹا قد، چڑچڑے، کمزور بچے، خون کی کمی**

| | | |
|---|---|---|
| چھوٹا قد، نشوونما کی کمی، بوناپن بچوں بچیوں میں رکے ہوئے قد کو بڑھانے کیلئے مفید کورس | 200/- | DWARFISHNESS COURSE (ڈوارفش نس کورس) |
| شیر خوار بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دانت نکالنے کی تکالیف اور دستوں وغیرہ کیلئے مفید ٹانک ہے | 25/- | BABY TONIC (بے بی ٹانک) |
| قے، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف میں بے بی ٹانک کی معاون ومددگار دوا ہے- | 20/- | BABY POWDER (بے بی پوڈر) |
| دبلے پتلے سوکھے، کمزور بچوں بچیوں میں قدرتی بھوک بڑھا کر بہتر نشوونما اور صحت مند بنانے کیلئے مفید کورس | 60/- | BABY GROWTH COURSE (بے بی گروتھ کورس) |
| ہر قسم کی کمزوری، کمی خون، چہرہ کی زردی، کانوں میں شائیں شائیں ہونا، چکر وغیرہ دور کرتی ہے- | 25/- | SPECIAL TONIC (سپیشل ٹانک) |

معلومات ادویات ولٹریچر ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں-

**کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل** گولبازار- ربوہ پاکستان
☎ کلینک: 214606 ہیڈ آفس: 213156 سیلز: 214576